بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۳ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۲ محرم ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۳ اپریل ۱۹۶۶ء | نمبر ۹۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام

احباب وقفِ جدید کے وعدے اس سال کم از کم چھ لاکھ تک پہنچا دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نام وقفِ جدید کے متعلق جو پہلا پیغام دیا تھا اس کا ایک اہم اقتباس ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

"میں اس اعلان کے ذریعہ احبابِ جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کے احترام میں اس سال وقفِ جدید کے وعدے کم از کم چھ لاکھ تک پہنچا دیں۔ جماعت کے اخلاص اور دین کی خاطر قربانی کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے یہ امر مشکل نہیں ہے۔ پس ہر دوست جو وقفِ جدید کی تحریک میں حصہ لے رہا ہو اپنا چندہ وقفِ جدید اس سال حتی الوسع دوگنا کر دے اور جو دوست اس تحریک میں ابھی شامل نہیں ہیں وہ اس سال اس تحریک میں شمولیت کی سعادت ضرور حاصل کریں تا وقفِ جدید کا بجٹ اس سال چھ لاکھ تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کے اخلاص واموال اور جذبۂ قربانی میں برکت دے اور انہیں اس تحریک میں بیش از پیش حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین"

مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۲ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— ربوہ ۲۲ اپریل۔ مکرم الحاج مولوی محمود احمد صاحب چیمہ مغربی جرمنی میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۲۱ اپریل کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید بھی آپ کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہار پہنانے کے علاوہ احباب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور کامیاب مراجعت پر آپ کو مبارکباد دی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمتِ اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید رقم فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رض کی تصنیف "دعوۃ الامیر" کے انگریزی ترجمہ کا خلاصہ تیار کرنے کے لئے ایک سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ جو ڈکٹیشن لے کر ٹائپ کر سکے۔ اگر کوئی سٹینو ٹائپسٹ دوست اس کام کے لئے ڈیڑھ ماہ وقف کر کے ربوہ آ سکیں تو مجھے اطلاع دیں۔ رہائش دکھانے وغیرہ کا انتظام تحریک کرے گی۔ یہ خلاصہ بغرض تبلیغ ساری دنیا میں شائع کیا جائے گا اور اس طرح جو دوست یہ کام کریں گے۔ ثواب میں ان کا بھی حصہ ہوگا۔"

— مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاں مورخہ ۶ اپریل کو لڑکا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

— سیکنڈری بورڈ کا امتحان دینے والے جماعت نہم کے طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۳ سے ۲۸ اپریل تک پڑھائی کی خاطر سکول میں حاضری اشد ضروری ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۶ء

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیابی

مودودی صاحب کی جماعت کے چوہدری غلام محمد صاحب نے مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے تذکرہ میں جو غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ ان کی حقیقت الفضل کی چند گزشتہ اشاعتوں میں واضح کی جا چکی ہے اور بتایا جا چکا ہے کہ باوجود بڑی کوشش کے وہ امر حق کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ گو بظاہر انہوں نے "قادیانیوں کی ناکامی" کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن تصرّفِ الٰہی سے جا بجا ان سے ایسے حقائق کا اعتراف کرا لیا ہے۔ جن سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ مشرقی افریقہ میں صرف جماعت احمدیہ ہی منظم اور کامیاب رنگ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اور عیسائیت کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے ایسے غیر معمولی کام کرنے کی توفیق بخشی ہے جسے بقول مضمون نگار بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بھی سرانجام نہیں دے سکیں۔ مثلاً جابجا مساجد کی تعمیر اور افریقن زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت۔

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ایک اور جہت سے بھی بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ یہ کہ خود افریقہ کے باشندوں کے تاثرات کا ہم جائزہ لیں کہ ان پر جماعت احمدیہ کی مساعی کا کیا اثر ہے۔ اگر افریقی مسلمانوں کا یہ تاثر ہو کہ صرف جماعت احمدیہ کی مساعی کی بدولت ہی وہاں عیسائیت کو شکست ہو رہی ہے۔ اور اسلام کامیاب ہو رہا ہے اور عیسائی حلقے بھی جماعت احمدیہ کی کامیابی کا اعتراف کر رہے ہوں۔ تو ظاہر ہے کہ چوہدری غلام محمد صاحب جیسے لوگ لاکھ "قادیانیوں کی ناکامی" کا تذکرہ کرتے پھریں۔ ان کی بات کا کوئی وزن باقی نہ رہے گا۔

افریقی مسلمانوں کا جو اس بارہ میں تاثر ہے وہ ایک معزز اور ممتاز افریقن مسلمان لیڈر کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"اگر احمدیت اس ملک میں نہ آتی تو ہم کبھی کے عیسائی بن چکے ہوتے اور ہمارے ہاں اسلام کا نام و نشان باقی نہ رہتا احمدیت کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہمیں عیسائیت کے پنجہ سے نجات ملی۔ بلکہ ہم نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی"۔

(سیکرٹری مسلم ویلفیر الیوسی ایشن سیگوس کا بیان بحوالہ الفضل ۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مشرقی افریقہ کے ایک ممتاز مسلمان مسٹر عباس کے سائکس جو تنزانیہ (ٹانگانیکا) میں مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ یوں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔

"جماعت احمدیہ نے مشرقی افریقہ میں اپنی زبردست جدوجہد سے اسلام کے حق میں بہت ہی بڑی اور نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ . . . یہ جماعت اپنے اخلاص، راستی اور دین اسلام سے دلی لگاؤ اور اپنے ایمان کے باعث مشرقی افریقہ میں قوت و طاقت حاصل کر چکی ہے۔ . . . اس جماعت نے بغیر کسی قسم کے لالچ اور دنیاوی طمع کے اسلام کی خدمت کی ہے اور گزشتہ پچیس برس سے اسلام کی برتری کو ثابت کرنے کے لئے کامیاب جدوجہد اور نمایاں خدمت انجام دی ہے"۔ (مینزی یا موگو جنوری ۱۹۶۰ء)

گویا مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کو یہ اعتراف ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی کامیاب جدوجہد کے نتیجہ میں مشرقی افریقہ میں اسلام کے حق میں بہت بڑی اور نمایاں تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ یہ تو تھے افریقی مسلمانوں کے تاثرات جو کہ بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ اب عیسائی حلقوں کے خیالات بھی ملاحظہ فرمائیے کہ وہ افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

انگلستان کی مشہور مضمون نگار مس الزبتھ ہکسلے نے مشرقی افریقہ کا دورہ کرنے اور وہاں پر جماعت احمدیہ کی جدوجہد کا جائزہ لینے کے بعد سنڈے ٹائمز لنڈن میں اپنے تاثرات کا یوں اظہار کیا۔

"مشرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت نے بہت سے اخبارات جاری کر رکھے ہیں علاوہ ازیں اس جماعت نے وہاں سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ جس کا پہلا ایڈیشن دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ نیز کیکویو زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ جھیل وکٹوریہ کے علاقہ میں جہاں کے لوگ کینیا کی سیاسیات میں بہت پیش پیش ہیں جماعت کے مبلغین کی مساعی بارآور ثابت ہو رہی ہیں۔ اور وہاں لوگ اس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جماعت جو پہلے پہل ٹانگانیکا میں پھیلنی شروع ہوئی۔ اب مشرقی افریقہ کے اکثر علاقوں میں پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ اس جماعت کی طرف سے جو مبلغین پاکستان سے بھجوائے جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ذہنی لحاظ سے پُر اثر شخصیت اور اعلیٰ قوتِ کردار کے مالک ہوتے ہیں"۔

(سنڈے ٹائمز لنڈن ۲۵ر مئی ۱۹۵۸ء)

افریقہ کے ایک اور عیسائی مصنف پروفیسر ایس جی ولیمسن پروفیسر یونیورسٹی کالج گھانا اپنی کتاب Christ or Mohammad میں لکھتے ہیں:-

"گھانا کے شمالی حصے میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ . . . . جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرض خطرہ میں ہے۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کا دستوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے"۔

گویا خود عیسائی حلقے بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ افریقہ میں جماعت احمدیہ کا اثر و نفوذ بڑھتا جا رہا ہے۔ اور وہ عیسائیت کے لئے ایک عظیم خطرہ بن چکی ہے۔ ان واضح اعترافات کی موجودگی میں قارئین خود اندازہ لگا لیں کہ مودودی صاحب کی جماعت کے اس پروپیگنڈا میں کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے کہ افریقہ میں "قادیانیوں" کو ناکامی ہو رہی ہے۔

پھر لطف یہ کہ جن احمدی مبلغین کی نسبت یہ لکھا گیا ہے کہ انہیں "جس طرح کے مسائل میں تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے وہ لامذہب لوگوں کو اسلام کی حقانیت کا قائل نہیں کر سکتے"۔ (ایشیا ۴ر اپریل)

انہیں کے متعلق سنڈے ٹائمز کے مندرجہ بالا حوالہ میں یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ وہ اکثر و بیشتر ذہنی لحاظ سے پُر اثر شخصیت اور اعلیٰ قوت کردار کے مالک ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ افریقہ کی سرزمین میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور اس کی کامیابی اتنی واضح اور روشن ہے کہ دوست اور دشمن سبھی کو ان کا اعتراف ہے۔ البتہ جن لوگوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ رکھی ہو۔ اور جو خود بعض روشن حقائق کو تسلیم کرنے کے باوجود "میں نہ مانوں" کی رٹ لگائے رکھیں۔ ان کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔ (افسر امانت تحریک جدید)

جماعتِ احمدیہ اسلام کی قوّتِ تجدید و احیاء کا ایک زندہ ثبوت ہے

اسی لئے یہ جماعت عیسائیوں کے لئے خوف و ہراس کا موجب بنی ہوئی ہے

ایک مخالفِ اسلام کے اعتراضات کا ایک عیسائی ماہنامہ کی طرف سے جواب

(مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ اسلام مقیم ہالینڈ)

ہالینڈ کے ایک متعصب مستشرق .Prof Dr. HOUBEN کا جو متعدد اسلامی ممالک میں بھی رہ چکے ہیں ایک مضمون حال ہی میں اسلام اور احمدیت پر شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ گویا اسلام (نعوذ باللہ) ایک جابر و قاہر خدا کا تصور پیش کرتا ہے اور یہ کہ اس میں تجدید و احیاء کی کوئی قوت موجود نہیں ہے۔ اس بات کے ثبوت میں انہوں نے مسلمانوں کے عام اعتقاد کو پیش کیا ہے۔ نیز انہوں نے اپنے مضمون میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کی جماعت کے متعلق بھی نہایت مخالفانہ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ پروفیسر مذکور کا یہ مضمون ابھی ہماری نظر سے بھی نہ گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے ہماری دستگیری فرمائی اور ایک عیسائی ماہنامہ کے ذریعہ ہی ان خیالاتِ باطلہ کی ایسے رنگ میں تردید کر دی کہ پروفیسر صاحب کی علمی کم مائیگی سب کے سامنے عیاں ہو گئی اور ان کا اسلام اور احمدیت سے بغض و تعصب کھل کر سامنے آ گیا۔ ان کے اپنے ہی مذہب کے ایک فرد نے ان کے معاندانہ رویہ کی مذمت کر دی۔ اس طرح پر اسلام کے پہلوان اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ

"انی مھین من اراد اھانتک"

ایک بار پھر پورا ہوا۔

پروفیسر صاحب مذکور نے اپنے مضمون میں دو بڑے اعتراض کئے تھے ان کا جواب دیتے ہوئے ہالینڈ کے عیسائی ماہنامہ نے جس کا نام "M – 66" ہے اور جو ایک کیتھولک تنظیم کا پرچہ ہے اپنے مارچ ۱۹۶۶ء کے پرچہ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان کا ترجمہ خلاصۃً قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ مذکورہ مضمون اس رسالہ کے ایک صفحہ پر پھیلا ہوا ہے۔ عنوان کے نیچے مسجد ہیگ کے اندرونی حصہ کی خوبصورت محراب کی ایک دیدہ زیب تصویر دی ہوئی ہے جس میں امام صاحب مسجد ہیگ۔ پگڑی پہنے کھڑے ہیں۔ عنوان جلی حروف میں یہ لکھا ہے:-

"جماعتِ احمدیہ عیسائی علماء کے لئے باعثِ خوف و ہراس ہے۔"

رسالہ نے لکھا ہے کہ:-

"پروفیسر Dr. HOUBEN نے ہمیں اپنا وہ مضمون جو انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق لکھا ہے غور سے پڑھنے کی دعوت دی ہے ان کے اس ارشاد پر ہم نے اسے بغور پڑھا ہے اور اس کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل دو بڑے اعتراضوں کا پتہ چلتا ہے جو انہوں نے اسلام پر اور جماعتِ احمدیہ پر کئے ہیں۔

اوّل یہ کہ جماعتِ احمدیہ اور مسجد ہیگ کو ہالینڈ میں اسلام کا نمائندہ تصور کرنا غلط ہے کیونکہ اس جماعت کے بانی پر دوسرے مسلمانوں نے کفر کے فتوے لگائے ہیں اور اس طرح اسلام کی جو (جاندار) تشریح و توضیح ان کی طرف سے کی جاتی ہے وہ اسلامی نہیں کہلا سکتی۔"

(دراصل پروفیسر صاحب نے یہ مخالفانہ مہم اس لئے شروع کی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اسلام کے دفاع میں زبردست لٹریچر تیار کیا گیا ہے اور ہالینڈ مشن کی طرف سے سارے ملک کے پادری صاحبان بلا تمیز کیتھولک و پراٹسٹنٹ کو تحریری طور پر دس سوالات عیسائیت پر بھجوائے جا چکے ہیں جو کئی بار بڑے بڑے روزناموں میں بھی شائع ہو چکے ہیں اور جن کے جواب دینے کی ابھی تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ ناقل)

"دوسرا اعتراض یہ ہے کہ مسجد ہیگ سے مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں جھوٹا پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کیونکہ ظاہری طور پر تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم (جملہ مسلمان) مسیح ناصری علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ درحقیقت ان کا ایمان وہ نہیں ہوتا جو ہم عیسائیوں کا ہے بلکہ وہ مسیح کی اصل پوزیشن سے ہٹ جاتے ہیں۔"

اس کے بعد رسالہ ان ہر دو اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے:-

"پروفیسر ڈاکٹر HOUBEN کا اسلام کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ ایک جابر و قاہر اور خوفناک خدا کا تصور پیش کرتا ہے سراسر مغالطہ انگیز ہے اور یہ کہنا کہ اس میں تجدید و احیاء کی قوت کا بالکل فقدان ہے دور از حقیقت بات ہے۔ کیونکہ خود جماعتِ احمدیہ تجدید و احیائے اسلام کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اور شاید اسی لئے وہ عیسائی علماء کے لئے خوف و ہراس کا باعث بنی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ Prof. Dr. CAMPS نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا تھا اور اس جماعت کی طرف سے ہشیار رہنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔"

پھر لکھا ہے:-

"جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی تجدید و احیاء کی کوشش اس کی بنیادی تعلیمات یعنی قرآن کریم کے عین مطابق ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا تصور اپنی مخلوقات سے پیار اور محبت کرنیوالا بتاتی ہے۔ اور اس تعلیم کے نتیجہ میں بین الاقوامی اسلامی اخوت و برادری کی دعوے دار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جماعت نے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے والے (FATALISTIC) مسلمانوں میں سے نصف ملین کے قریب لوگوں کے قلوب میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی روح پھونک کر تبشیری مساعی کی حقیقی تڑپ پیدا کر دی ہے اور اس جماعت نے عیسائیت یا مارکسیت سے یہ نظریات مستعار نہیں لئے بلکہ خالص اسلام کے پیغام کو لے کر ایک طرف پرانے خیالات کے (ORTHODOX) مسلمانوں کی اصلاح کی طرف قدم بڑھایا ہے تو دوسری طرف اس پیغام کے ذریعہ عیسائی دنیا اور دہریوں پر اتمامِ حجت کر رہی ہے۔"

"یہ درست ہے جماعتِ احمدیہ ۳۷۵ ملین (۵۵۰ ملین۔ ناقل) مسلمانوں میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر پروفیسر موصوف کا ایک چھوٹے فرقہ کے مقابل پر کٹر مسلمانوں کی اکثریت کے حق میں فیصلہ دینا کسی طرح بھی درست نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ اسلام میں ان معنوں میں کٹر (ORTHODOX) اور متحدہ اکثریت موجود ہی نہیں جن معنوں میں کہ کیتھولک عیسائی یہ لفظ استعمال کرتے ہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اسلام میں تو کیتھولک مذہب کی طرح کے اندھے عقائد (DOGMAS) موجود ہی نہیں اور نہ ہی اسلام اپنی تعلیمات پر کسی اور کو حکم تسلیم کرتا ہے۔ اس کی تعلیم کا ایک ہی سرچشمہ ہے اور وہ قرآن کریم ہے۔ جس طرح کہ اصلاح یافتہ عیسائیوں (REFORMED) کے نزدیک ان کی کتاب بائیبل ہے۔ اور جس طرح بائیبل کی آیات کی مختلف تشریحات و توضیحات سے متعدد فرقے پیدا ہوئے ہیں جو سب کے سب عیسائی ہیں بعینہٖ اسی طرح قرآن کریم کی تشریح اور تفسیر سے بھی مختلف اور متعدد فرقے وجود میں آئے ہیں لہٰذا کسی فرقہ کو اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دراصل تجدید و احیاء کی بنیاد پر چرچ اور فرقہ میں فرق اور

امتیاز کرنا ہمیشہ سے ہی ایک نہایت مشکل اور نازک مسئلہ رہا ہے۔ اسلام نے اپنی ساری روایات میں کبھی بھی علماء کو حکم نہیں مانا (یعنی جس طرح کیتھولک چرچ عقائد کے معاملہ میں اجارہ داری رکھتا ہے اور دینی معاملہ میں پوپ ہی اصل حکم ہے نہ کہ کتاب اور کسی کو اختلاف رائے کی آزادی نہیں دی جاتی اس طرح اسلام میں ہرگز نہیں۔ اسلام میں اصل حکم کتاب اللہ۔ حدیث اور سنتِ رسولؐ ہیں۔ ناقل) اور پھر دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قرآن کریم جو ایک ہی وجود محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی لائی ہوئی کتاب ہے بائیبل کی نسبت لسانِ مبین میں کلام کرتی ہے اور بائیبل کا یہ حال ہے کہ اس میں مختلف لوگوں کی باتوں کو بعد میں جمع کیا گیا ہے۔"

احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل ہے مگر یہ اسلام کی ایک ایسی صورت (FORM) ہے جو اسلام کی نمائندگی کرنے کا پورا پورا حق رکھتی ہے۔"

"اس تحریک کو یقیناً مخالف خیالات رکھنے والے مسلمانوں کی شدید مخالفت و مخاصمت کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر یہ مخالفت کرنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے تہی اور کیتھولک ذہنیت کے مظہر نظر آتے ہیں جو اپنے خیالات سے اختلاف رکھنے والوں کو کافر اور دائرۂ مذہب سے خارج قرار دیتے ہیں۔"

پروفیسر HOUBEN نے اپنے مضمون میں گیارہ نکات ایسے بیان کئے ہیں جہاں ان کے نزدیک جماعتِ احمدیہ عام مسلمانوں سے اختلاف رکھتی ہے لیکن انکی یہ بات بھی ایسی ہی ہے جیسے رومن کیتھولک مکتبِ فکر کی موجودہ مغالطہ انگیز شکل ہے (جہاں صرف رومن کیتھولک چرچ کے عقیدہ کو مذہب سمجھا جاتا ہے اور اس سے اختلاف کرنے والے کو دائرہ مذہب سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ ناقل) جماعتِ احمدیہ کو اسلام سے منحرف صرف اسی وقت کہا جاسکتا ہے جبکہ وہ قرآنی تعلیمات سے روگردانی اختیار کرتی۔ مگر جماعتِ احمدیہ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت (حتیٰ کہ شعشہ تک) بھی منسوخ نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ہوسکتی ہے۔ نیز یہ کہ اگر کہیں یہ محسوس ہو کہ ایک آیت دوسری کی مخالف ہے تو وہاں پر وہ تضاد اس غلط تشریح کی وجہ سے پیدا ہوتا ہوگا جو ان آیات کی کی جارہی ہے۔"

"یہ الزام بھی جماعتِ احمدیہ پر دھرنا کسی صورت میں درست قرار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ ظاہر میں تو مسیح (ناصری علیہ السلام) پر ایمان رکھنے کا اقرار کرتی ہے مگر دل میں وہ ایمان نہیں رکھتی۔ یہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جماعتِ احمدیہ قرآنی تعلیم کے عین مطابق مسیح (ناصری علیہ السلام) کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور انہیں ایک ایسا نبی تسلیم کرتی ہے جس پر اللہ تعالےٰ کا کلام نازل ہوتا اور وہ عیسائیت کے عقیدہ الوہیتِ مسیح سے اسی طرح انکار کرتی ہے جس طرح پر کہ قرآن کریم اس کا انکار کرتا ہے۔ اسلام۔ یہودی مذہب کی طرح خدا تعالےٰ کی توحید کا سختی سے پابند کرتا ہے اور دونوں مذہب تینائی خداؤں کے قدیم عقیدہ کی بڑی شدّ و مد سے تردید کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث اور خدا کا انسان بننے کا خیال ازمنہ رفتہ کی اوہام پرستی کی طرف رجوع کے مترادف ہے پس یہ جماعت مسیح کی الوہیت کے عقیدہ کو کسی طرح بھی تسلیم نہیں کرسکتی۔ .... پروفیسر مذکور کے اس خیال سے کہ اس جماعت کا موجودہ طرزِ عمل عیسائیت اور مغربی اقوام کی بے پناہ ترقی اور پسماندہ ممالک کی امداد کے پروگرام کے نتیجہ میں احساسِ کمتری کی وجہ سے پیدا ہوا ہے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اسلام پر کبھی مثبت رنگ میں نظر ہی نہیں ڈالی۔"

مذکورہ بالا مضمون اس کیتھولک ایسوسی ایشن کی طرف سے شائع ہوا ہے جس نے چند ماہ ہوئے ہالینڈ کے شہر آرنہم (ARNHEM) میں ایک انٹر ریلیجس کانفرنس منعقد کی تھی اور جس میں اسلام کی نمائندگی کے لئے ہمیں بلایا گیا تھا۔ یہ کانفرنس بفضلہ تعالےٰ ہمارے لئے بڑی کامیابی کا موجب ہوئی۔ اس کانفرنس کی وجہ سے اس کے منتظمین کو جماعت کی مساعی کو قریب سے دیکھنے اور ہمارے خیالات سُننے کا موقع ملا۔

احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہالینڈ میں جلد اسلام کو غیر معمولی کامیابی اور غلبہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
عبد الحکیم اکمل۔ جامع مبارک
دی ہیگ ہالینڈ

اکنافِ عالم میں تبلیغ کا ذریعہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

"دُنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ ...... کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اُس دن تم کہہ سکوگے کہ تم زندہ جماعت ہو!"

(مرسلہ وکالتِ دیوان تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا خُدا ایک زندہ خُدا ہے

ہمارا خُدا ایک زندہ خدا ہے ٭ وہی سب جہانوں کا ربّ العلیٰ ہے
نرالا ہے ہر پیار سے پیار اُس کا ٭ مزا اُس سے اُلفت کا سب سے جُدا ہے
کیا جس نے اس کے تغافل کا شکوہ ٭ وہ اُس کی اداؤں سے ناآشنا ہے
وہ اوّل وہ آخر وہ ظاہر وہ باطن ٭ وہی ابتدا اور وہی انتہا ہے
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ٭ سوا اُس کے انجام سب کا فنا ہے
مصیبت زدوں مفلسوں بیکسوں کا ٭ جہاں میں فقط اِک وہی آسرا ہے
ہر اک درد و دکھ ہر مصیبت کا درماں ٭ وہ شافی و کافی و مشکل کشا ہے
کرے بے وفائی جو اس باوفا سے ٭ وہ گم گشتۂ راہِ صدق و صفا ہے
نہ وہ مشرقی ہے نہ وہ مغربی ہے ٭ سلوک اُس کا ہر ایک سے ایک سا ہے
وہ زندہ ہے جو اُس کی رہ میں مرا ہے ٭ وہ مُردہ ہے جس سے وہ دلبر خفا ہے
وطن کے لئے جان جس نے بھی دیدی ٭ رہِ حق میں قُربان جو ہوگیا ہے
وہ فخرِ وطن غازیٔ قوم و ملّت ٭ شہیدانِ اسلام میں جا ملا ہے
کہو اس مجاہد کو ہرگز نہ مُردہ ٭ کہ وہ دائمی زندگی پا چکا ہے
ذرا چشمِ بینا سے دیکھو تو یارو ٭ ہمارا خُدا کتنا پیارا خُدا ہے

الٰہی ہو اسلام دُنیا میں غالب
دُعا تیرے صدیق کی یہ سدا ہے

محمد صدیق امرتسری از سنگاپور

دُعا کا قوّتِ ارادی کے ساتھ گہرا تعلق ہے

کیمرج یونیورسٹی کے ماہر نفسیات کا تازہ نظریہ

از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم اے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

مسٹر رابرٹ تھاؤلیس جو اس وقت کیمرج یونیورسٹی انگلستان کے شعبۂ نفسیات کے سربراہ ہیں۔ نفسیات کی ریسرچ میں بہت بڑی شہرت کے مالک ہیں ایک تصنیف The Psychology of Religion کے عنوان سے شائع کی ہے۔ جس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ گذشتہ چار پانچ سال میں اس کتاب کے چھ ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ کتاب کا آخری ایڈیشن جو کیمرج یونیورسٹی پریس نے شائع کیا ہے۔ پروفیسر موصوف کے جدید نظریات کا حامل ہے۔

پروفیسر تھاؤلیس نے واشگاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ مذہب کا شملہ عبادت ہے اور عبادت کا نچوڑ دعا ہے۔ جو بے ساختہ دل کی گہرائیوں سے پیدا ہوتی ہے اور انسان کے ماحول اور اسکی دنیا کو بالکل نیا رنگ بخش دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ دعا صرف مادرا ہستی کے ساتھ ربط کا اظہار ہی نہیں۔ بلکہ یہ فطرتی پکار عجیب وغریب نفسیاتی خصوصیات بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انسان کے دل اس کے جذبات اور اس کے کیریکٹر پر دعا کی یکسوئی نہایت گہرا اثر ڈالتی ہے اور اسے ایک طرح کی "خود توجہی" (Auto suggestion) کے سانچے میں ڈھال دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مسلسل دعا کرنے والا انسان نہ صرف اپنی قلبی قوتوں کا شناسا ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایک طرح سے اسے ان پر کنٹرول بھی حاصل ہو جاتا اور یہ کنٹرول اسے بہت سے عوارض پر فتح حاصل کرنے میں دیتا ہے۔

"Prayer" یعنی دعا کے متعلق پروفیسر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"اصولی طور پر دعا۔ ایک ماورائی ہستی کے حضور میں کی جاتی ہے اس یقین کے ساتھ کہ صرف وہی دعاؤں کو سننے والا ہے۔ لیکن دعا کا یہ عمل انسان پر کچھ ذاتی اثرات بھی پیدا کرتا ہے۔ اور بحیثیت نفسیات کے طلباء کے ہم ان اثرات کی کیفیت میں زیادہ دلچسپی لے سکتے ہیں۔ یہ ذاتی اثرات —— جو دعا کا عمل پیدا کرتا ہے۔ ان تاثرات سے بالکل ہم آہنگ ہیں جو Auto-Suggestion یعنی خود توجہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم دعا سے ملتی جلتی ایک آواز صمیم قلب سے پیدا کریں۔ اور شعوری طور پر اپنے دل کو اس سے اثرپذیر کرنے کی کوشش کریں۔ تو یہ عمل ہمارے ذہن کو گہرے طور پر متاثر کریگا۔"

("نفسیات مذاہب" صفحہ ۱۹۲)

دعا کے اس نفسیاتی تجزیہ سے دو امور بالکل واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ اوّل یہ کہ دعا کا یہ جذبہ انسانی فطرت کا ایک لازمی خاصہ ہے۔ جس طرح ایک بچہ خوف یا حاجت کی حالت میں اپنے والدین یا سرپرست کی طرف شفقت طلب نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اور ان کی محبت میں پناہ ڈھونڈھتا ہے۔ اسی طرح انسان اپنے پیدا کرنے والے کی محبت اور شفقت کا متلاشی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو حاصل کرکے روح کی شادمانی محسوس کرتا ہے۔

۲۔ دوم سچی دعا۔ خواہ وہ رسماً یا عادتاً ہی کیوں نہ ہو۔ انسانی کیریکٹر پر اثر انداز ہوتی ہے اور انسان کو اپنی فطرت کی نہفتہ طاقتوں سے آگاہ کرتی ہے چونکہ دعا کی کیفیت طاری کرتے وقت انسان خلوت اختیار کرتا ہے اسلئے اس کی باطنی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اسکے اندر ایک بصیرت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے اسکو اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی جدوجہد کی حدود کیا ہیں۔ نیز یہ کہ وہ اپنی قوتوں سے کس حد تک کام لے سکتا ہے۔

پروفیسر تھاؤلیس یہاں کوئی ایک بشری کمزوری کو دور کرنے کی مثال دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ بسا اوقات ہم ایک کمزوری کو چھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارا عمل ایک عرصے تک ہمارے شعوری ارادے کی تردید کرتا رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارا ارادہ اتنا کمزور ہو چکا ہے۔ کہ وہ اس کمزوری کو دور نہیں کر سکتا۔ اسلئے ہم دعا کی کیفیت میں اپنے وجود کو محو کر لیتے ہیں۔ اور اپنے ذہن کو کامل طور پر اس عظیم ترین ہستی کی بے پناہ طاقتوں میں کھو دیتے ہیں جسکے ہاتھ میں فطرت کی باگ ڈور ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جونہی ہمارا ذہن اس محویت میں محلول ہونا شروع ہوتا ہے۔ غیر شعوری طور پر ہماری خوابیدہ قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ اور ہمیں احساس ہوتا ہے۔ کہ ابھی ہمارے ارادے کا خزانہ اتنا وسیع ہے کہ ہم نے اسکو پوری طرح استعمال ہی نہیں کیا تھا۔ اور وہ "گناہ" یا "لغزش" جو ہمیں جونک کی طرح چمٹی ہوئی تھی۔ اور جس کے خلاف ہمارا ارادہ نہایت کمزور تھا۔ اب دم توڑتی نظر آتی ہے۔ اور ایک عجیب وغریب طاقت جس کے وجود کا ہمیں پہلے علم ہی نہیں تھا اب ہمارے دل و دماغ میں پھوٹتی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"سچی دعا میں محو ہو جانے والا انسان اپنے ذہن کو کامل طور پر اپنے عظیم طاقتوں والے خدا میں کھو دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی محدود طاقتیں جو قبل ازیں اس کے عمل میں کوئی حرکت یا گرمی پیدا نہیں کرتی تھیں۔ اب یکسر بدل جاتی ہیں۔ اور اب وہ غیر شعوری طور پر ایسے حالات اور ایسی صلاحیتیں پیدا کر لیتا ہے کہ خود اسکے وجود پر ایک غیر مرئی توجہ کا اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے (یہ توجہ یوں تو اس کی اپنی ہوتی ہے)۔ لیکن بوجہ ایک عظیم ترین ہستی کے تعلق کے۔ اب وہ اپنے آپ کو ان قدیم جکڑ بندیوں سے آزاد ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ جن کو دور کرنے کے لئے پہلے اس کی کوششیں کارگر نہیں ہوتی تھیں۔"

("نفسیات مذاہب" صفحہ ۱۹۳)

ناظرین غور فرماویں۔ آج کے عظیم ترین فلسفی رفتہ رفتہ کس طرح حقیقت کی طرف غیر شعوری طور پر کھنچے چلے آرہے ہیں اور ان کی فطرتیں محسوس کرتی ہیں کہ یقیناً ایک ایسی بزرگ و برتر ہستی موجود ہے جو کارخانۂ عالم کی روش بدلنے پر قادر ہے اور جو اپنے پاک ارادے سے ایسے وجود بھی دنیا میں پیدا کرتی ہے اور کرتی رہیگی جو اسکی صفات کا مظہر اور جو اسکے ارادے کا عملی نمونہ بن جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے اوقات

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے خواہشمند احباب مطلع رہیں کہ حضور نے ملاقات کے لئے حسب ذیل اوقات کی منظوری عطا فرمائی ہے دفتری ضروریات کے واسطے افسران صیغہ کے لئے ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک —— دیگر انفرادی احباب کے لئے ملاقات کا وقت ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے ہوگا۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ ۱۱ بجے سے چند منٹ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لاکر اپنے اپنے نام اور غرض ملاقات نوٹ کرا دیں۔ نیز یہ کہ کم از کم کس قدر وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معروفیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اور پھر جو وقت حضور ان کے لئے منظور فرمائیں اس کی پابندی فرمائیں۔

جو احباب ۱۱ بجے تک نہ پہنچ سکیں انہیں چاہیئے کہ اس دن ملاقات کے لئے زور نہ دیں اگلے دن کا انتظار فرمائیں تا کہ حضور کے منظور کردہ وقت کے اندر ملاقاتیں ختم ہو سکیں۔

مستورات کے لئے جمعہ اور اتوار کے دن ۱/۲-۲ بجے کا وقت مقرر ہے۔ اس میں مستورات اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ اتوار کے دن صرف باہر سے آنے والی مستورات کو وقت دیا گیا ہے اتوار کے دن ربوہ کی مستورات ملاقات کی کوشش نہ فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

یوم مسیح موعود کی تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۱۰ اپریل کو مرکز کی زیر ہدایت ملک کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے یوم مسیح موعود کے جلسے منعقد کئے ۔ اور ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد اور حضور کے عظیم الشان کارناموں پر تقاریر کی گئیں ۔ بوجہ عدم گنجائش چونکہ جلسوں کی تفصیل روداد شائع نہیں کی جا سکتی ۔ اس لئے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کر دئے جاتے ہیں ۔ جہاں سے حضرت مسیح موعود کے جلسوں کی روداد موصول ہوئی ہے ۔

لاہور ۔ حیدرآباد ۔ شکارپور ۔ رحیم یارخان ۔ ڈیرہ غازیخان ۔ حافظ آباد ۔ منٹگمری ۔ ایبٹ آباد ۔ لائلپور ۔ سیالکوٹ ۔ جھنگ ۔ مظفرآباد آزاد کشمیر ۔ جہلم ۔ چنیوٹ کوئٹہ ۔ چہور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ ۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۔ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ گھٹیالیاں ۔ نوکوٹ ۔ کریم نگر فارم احمد آباد اسٹیٹ ۔ چک ۲۷۰ کا چیلو ضلع تھر پارکر مرنگ ۔ ضلع گجرات ۔ چک ۹۱ محمود آباد ضلع ملتان ۔ باغبانپورہ ۔ لاہور ۔ تہال ضلع گجرات کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ ۔ چک منگلا ۱۲۸ شمالی ضلع سرگودھا ۔ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ ۔ چک ۱۳۲ ضلع منٹگمری ۔

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

مشاورت ۱۹۶۵ء میں نظارت اصلاح و ارشاد کی تجویز پر ہر امارت ضلع میں ایک کمیٹی بنائی جانے کا فیصلہ ہوا تھا ۔ جس کے صدر امیر ضلع اور سیکرٹری مرکزی انسپکٹر اصلاح و ارشاد تھے ۔ عنقریب ہم ان کمیٹیوں کی تشکیل کی تفصیل شائع کریں گے ۔ مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصلاحی کمیٹیاں اور مصالحتی بورڈ قائم نہیں اور مرکز کے منظور شدہ ہیں

(۱) ڈیرہ غازیخاں (۲) گجرات (۳) شیخوپورہ (۴) سرگودھا (۵) جیکب آباد ڈویژن (۶) سیالکوٹ (۷) گوجرانوالہ (۸) رحیم یارخان (۹) اٹک (۱۰) لاہور (۱۱) بہاولنگر (۱۲) مردان (۱۳) تھرپارکر (۱۴) پشاور (۱۵) حیدرآباد سندھ (۱۶) ہزارہ (۱۷) ملتان ۔ — چاہیئے کہ ہر ضلع کی اصلاحی کمیٹی اپنے اپنے ضلع میں کام شروع کرے اور رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوایا کرے ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱ ۔ چوہدری محمد فاضل صاحب اور چوہدری سردار خان صاحب آف تہال ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں ۔ لطیف احمد عارف

۲ ۔ جماعت دہم کا امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے (امۃ المتین مسرت دہم کے ربوہ)

۳ ۔ خاکسار کے بھتیجے مرزا عبدالرحیم صاحب انور انگلینڈ میں بیمار ہیں نیز خاکسار اور میرے بعض دوسرے دوست مختلف امتحانات دے رہے ہیں (مرزا ظفر احمد دار الصدر غربی ربوہ)

۴ ۔ برادر اکبر سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب آف کاس ضلع لاہور ان دنوں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے (نور احمد مرتضےٰ سردار متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۵ ۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ سیڑھیوں سے گر کر ان کے گھٹنے کو سخت چوٹ آئی ہے ۔

(ماسٹر غلام محمد امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ شکار ماچھیاں)

۶ ۔ بندہ نے نیا کاروبار شروع کیا ہے (خاکسار معراج الدین ۔ نانیوال ۔ ضلع ملتان)

۷ ۔ خاکسار کو ایک مقدمہ درپیش ہے (خاکسار محمد شریف ٹیلیفون آفس کوگیرہ)

۸ ۔ میرے لڑکے شوکت نے امسال دسویں کا امتحان دیا ہے نیز میرے کانوں میں کچھ خرابی ہو گئی ہے

(نائیک محمد شفیع)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ۔

تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب —

خاکسار نے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت اور خوشنودی سے سالانہ تعمیر ہال کے ضمن میں ۳۱۳ روپے کی ایک تحریک احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی تھی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع سے زیادہ احباب نے اس تحریک میں وعدہ دیا ۔ لیکن وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ۔ جس کی وجہ سے اب تعمیر کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے ۔ اس لئے خاکسار ان تمام بھائیوں کی خدمت میں جنہوں نے ۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا ہے ۔ درخواست کرتا ہے ۔ کہ وہ جلد از جلد اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دیں ۔ نیز دوسرے مخیر احباب سے بھی درخواست ہے ۔ کہ وہ تعمیر ہال میں ہماری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیں ۔

جن احباب نے جلسہ کے موقع پر یہ ہال دیکھا ہے ۔ ضرور اس بات کو سمجھ گئے ہونگے کہ ربوہ میں اس قسم کے ہال کی کتنی ضرورت تھی ۔ پس سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے ۔ کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق مدد فرمائیں ۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو ۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان کے بغیر ترقی؟

زندگی کے کسی بھی شعبہ میں بغیر امتحان کے ترقی نہیں ہو سکتی ۔ گویا امتحان ترقی کی کنجی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ احمدی بچوں کی ترقی کی خاطر ہر سال مرکزی سطح پر امتحانات منعقد کرتی ہے ۔ اس سال یہ امتحانات انشاء اللہ تعالےٰ ۲۷ مئی کو جمعہ کے روز ہوں گے ۔ ناظمین صاحبان کو چاہیئے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ بچوں کو شامل کریں اور امتحان کے جس قدر پرچے درکار ہوں اس سے مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو جلد اطلاع بھجوائیں تا کہ آپ کی خدمت میں پرچے روانہ کئے جا سکیں ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تہال میں احمدیہ لائبریری کا قیام

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۶ء کو مسجد احمدیہ تہال ضلع گجرات میں ایک لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ۔ لائبریری کا نام جماعت ہذا کے دو پرانے بزرگوں حضرت میاں صاحبدین مرحوم صحابی ۳۱۳ و حضرت حاجی محمد الدین مرحوم درویش و صحابی کی یادگار کے طور پر "دین لائبریری" تجویز کیا گیا ۔ عید الضحیٰ کے تیسرے روز مورخہ ۳ اپریل ۱۹۶۶ء کو نماز عشاء لائبریری کی افتتاحی تقریب عمل میں لائی گئی ۔ جس میں احباب جماعت شریک ہوئے ۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس لائبریری کا اجراء مبارک کرے ۔

(سردار خان)

موجودہ پتہ مطلوب ہے

مکرم محمد اسلم صاحب ولد چوہدری سردار خان صاحب سابق اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کی وصیت کے بارہ میں ان کا موجودہ ایڈریس دفتر ہذا کو مطلوب ہے ۔ اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصی بر صرف خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد میاں اللہ رکھا صاحب پوسٹل پنشنر اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۸ مارچ بروز ... کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحوم کا ایک لڑکا محمد شفیع عابد واقف زندگی نادیان میں ہے ۔ مرحوم مخلص احمدی تھے ۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔ (محمد کریم ولد میاں اللہ رکھا پوسٹل پنشنر اکال گڑھ)

ضرور اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۱ اپریل جلالۃ الملک شاہ فیصل اور صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے درمیان کل اہم عالمی امور پر ایک گھنٹہ تک بات چیت ہوئی۔ دونوں سربراہوں کی یہ پہلی رسمی ملاقات تھی۔ وہ راولپنڈی میں مزید بات چیت کریں گے۔

اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ دونوں مسلم سربراہوں نے انتہائی دوستانہ اور برادرانہ ماحول میں بات چیت کی۔ شاہ فیصل سے بات چیت کے لئے صدر ایوب خان، شاہ فیصل کی رہائش گاہ پر گئے تھے۔ صدر کے ہمراہ ان کے مشیر تھے۔ شاہ فیصل اگرچہ ایوان صدر ہی میں مقیم ہیں تاہم ان کی رہائش گاہ صدر کی رہائش گاہ سے ذرا ہٹ کر ہے۔

شاہ فیصل نے کل صبح پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کا معائنہ کیا۔ انہوں نے مہمانوں کی کتاب میں اپنے تاثرات لکھے معزز مہمان نے لکھا کہ میں کارپوریشن میں کام کرنے والے لوگوں کی کارکردگی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور مجھے یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی ہے کہ یہ لوگ پورے خلوص کے ساتھ ملک اور عوام کی خدمت میں مصروف ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات میں کارپوریشن کے کارکنوں کی کامیابی کے لئے دعا کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

کراچی ۲۱ اپریل۔ شاہ فیصل نے کہا ہے کہ سعودی عرب پاکستان کی ترقی اور خوشحالی سے بہت خوش ہے کیونکہ اس کو ہم اپنی ترقی اور کامیابی تصور کرتے ہیں انہوں نے یہ بات کل صبح یہاں پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کے معائنہ کے وقت ریڈیو پاکستان کے نام ایک پیغام میں کہی انہوں نے کارپوریشن کے بعد کہا حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کارپوریشن میں بہت ہی عمدہ قسم کے کام کا معائنہ کیا ہے۔ جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں جو چیز تیار ہوتی ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے سعودی عرب میں تیار ہو رہی ہے"

لاہور ۲۱ اپریل:۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا کہ رینجرز نے بھارت کے حملے کے خلاف جس جرأت اور شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے پوری قوم اس پر فخر کرتی ہے اور بجا طور پر ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ آئندہ آزمائش کے وقت وہ اس سے بھی بڑھ کر قوم کی حفاظت کریں گے۔

گورنر مغربی پاکستان کل ھڈ روٹس سٹیڈیم میں مغربی پاکستان رینجرز کی تیسری سالانہ پریڈ کے موقع پر انہیں خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔

نئی دہلی ۲۱ اپریل۔ بھارت کے سرودیہ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان سے تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے ضروری اقدام کریں تنازعہ کشمیر کا تصفیہ کیا جائے اور صدر ایوب کو باہمی جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے دہلی آنے کی دعوت دی جائے وہ پیر کے دن آل انڈیا سرودیہ کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔

مسٹر جے پرکاش نارائن نے تجویز پیش کی کہ کشمیر کو خود مختار بنایا جائے اور اس بارے میں شیخ عبداللہ اور دوسرے کشمیری لیڈروں کو ہموار کیا جائے انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کو رہا کر دیا جائے تاکہ وہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے اپنے عوام کو ہموار کر سکیں۔

جے پرکاش نارائن نے کہا کہ جب تک کشمیر کا جھگڑا طے نہیں ہو گا اور فریقین کسی نہ کسی تصفیہ پر رضامند نہیں ہوں گے۔ برصغیر میں امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ انہوں نے حکومت کی اندرونی پالیسیوں پر کڑی نکتہ چینی کی خاص طور پر خوراک کی صورت حال کو انہوں نے اپنی تقریر کا موضوع بنایا۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر حکومت اس معاملے میں حسب معمول غفلت اور بدانتظامی کا شکار رہی ہے تو لاکھوں افراد بھوکے مر جائیں گے انہوں نے کہا کہ اس بارے میں حکومت نے جو پالیسیاں مرتب کی ہیں وہ کھوکھلی ہیں اور زیادہ عرصہ تک باہر سے اناج منگا کر عوام کا پیٹ نہیں بھرا جا سکتا۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب واشنگٹن کے دو ہفتہ کے دورے پر کل یہاں پہنچ گئے ہیں وہ اپنے قیام کے دوران عالمی امدادی ادارہ سے پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لئے ۵۰ کروڑ ڈالر کی منظوری حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

امریکی حکام نے پیش گوئی کی ہے کہ صدر جانسن دونوں ملکوں، پاکستان اور بھارت کی امداد بحال کرنے پر رضامند ہو جائیں گے لیکن بات قبل از وقت ہے کہ وہ کتنی امداد دینے کا وعدہ کریں گے۔

بغداد ۲۱ اپریل عراق کے اخبار "المعیار" نے توقع ظاہر کی ہے کہ عراق کے نئے صدر جنرل عبدالرحمٰن عارف جلد ہی تمام سیاسی قیدیوں کو رہائی دے دیں گے جنرل عارف ملک کے تمام طبقوں کی حمایت سے حکومت کرنا چاہتے ہیں۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر!

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں

(مینجنگ ڈائریکٹر)

اعلانِ نکاح

مکرم عبدالماجد صاحب خلف الرشید مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ بدین کا نکاح محترمہ الفت سلطانہ صاحبہ بنت محترم ملک جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدین کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۶ اپریل ۱۹۶۶ء بعد نماز عشاء مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے پڑھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات فرمائے۔ آمین۔

(غلام رسول شاکر بدین۔ ضلع حیدر آباد)

ولادت

برادرم عبدالشکور صاحب اسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۶ء بروز سوموار بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ شیخ خادم حسین صاحب سیکشن آفیسر آف کراچی کی نواسی اور ملک محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی احمد نگر (بلد خورد) حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی پوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام مریم صدیقہ تجویز فرمایا ہے

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولودہ کے صالح اور خادم دین ہونے کے لئے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار چوہدری ناز احمد ناصر)

تصحیح:۔ مورخہ ۱۳ اپریل ۶۶ء کے شمارے میں ص ۲ پر دو اعلان نکاح شائع ہوئے دوسرے اعلان کے نیچے اعلان کنندہ کا نام سہواً محمد عمر خان لکھا گیا ہے اصل نام یوں ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ محمد عرفان اپیل نویس۔ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ)

مفت

جو لوگ صحت کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں اور اپنی پریشانیوں کے سبب آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے۔ اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گزار سکیں گے۔

یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوالیں

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے سالانہ چندہ چھ روپے (ناظم عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

انسان کی روحانی ترقی کیلئے اس میں تین تغیرات کا رونما ہونا ضروری ہے

ان تغیرات کے بغیر کوئی شخص خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"درحقیقت اگر غور کیا جائے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی روحانی ترقی اور بندوں اور خدا کے باہمی اتصال کے لئے تین تغیرات کا ذکر فرمایا ہے، جن کے بغیر کوئی انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

سب سے پہلا تغیر جو کسی انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے ملوں اور اس کا قرب حاصل کروں۔ مگر ظاہر ہے کہ صرف خواہش کا پیدا ہونا اُسے خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں پہنچا سکتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ اُسے کوئی ایسا ہادی اور رہنما میسر آئے جو اُسے اس مقصد میں کامیابی کا طریق بتائے اور اس کی مشکلات کو دور کرے۔ اسلام اس فطری تقاضا کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ بے شک اِن لوگوں کے دلوں میں یہ خواہش تو پیدا ہو گئی ہے کہ انہیں خدا ملنا چاہیئے لیکن اب دوسرا تغیر ان میں یہ بھی پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ تجھ سے پوچھیں۔ یعنی ہدایت پانے اور خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کے لئے انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف جانا چاہیئے اور آپ سے اپنے محبوب حقیقی کا پتہ دریافت کرنا چاہیئے جس طرح بیمار کی تندرستی کے لئے ایک تو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ سمجھ لے کہ وہ بیمار ہے اور دوسرے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس ڈاکٹر کے پاس جائے جو اعلیٰ درجہ کا تجربہ کار ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے بھی ضروری ہے کہ نہ صرف خدا تعالیٰ کو پانے کی سچی خواہش انسان کے دل میں پیدا ہو بلکہ وہ اس خواہش کے حصول کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار اختیار کرے جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچانے والے ہیں۔

پھر تیسری بات جو قرب الٰہی کے لئے ضروری ہے اور جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا سوال عَنِّیْ ہو یعنی ان کی غرض محض خدا تعالیٰ کو پانا ہو۔ لوگ کئی اغراض کے ماتحت مذہب میں داخل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ محض ایک جماعت میں منسلک ہونے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ بعض اخلاقِ فاضلہ کے حصول کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ بعض معاشرت یا تمدن کے خیال سے داخل ہوتے ہیں۔ مگر فرمایا ان کا سچے مذہب میں داخل ہونا محض خدا تعالیٰ کے وصال اور اس کے قرب کے حصول کے لئے ہو کوئی اور خواہش اس کے پیچھے کام نہ کر رہی ہو۔ ہاں اگر دوسرے فوائد ضمنی طور پر حاصل ہو جائیں تو اور بات ہے لیکن اصل غرض محض خدا تعالیٰ کا حصول ہونا چاہیئے۔

پھر عربی زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب اِذَا کے بعد فَ آتی ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ پہلے کام کے نتیجے میں فلاں بات پیدا ہوئی۔ اس جگہ بھی اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کے یہ معنے ہیں کہ جب یہ تین باتیں جمع ہو جائیں یعنی سوال کرنے والے سوال کریں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ضرورت ہے۔ پھر تجھ سے سوال کریں۔ فلاسفروں اور سائنسدانوں سے سوال نہ کریں۔ عیسیٰؑ یا موسیٰؑ سے سوال نہ کریں بلکہ تیرے پاس آئیں قرآن کے پاس آئیں یا تیرے خلفاء کے پاس آئیں اور پھر وہ میری ذات کے متعلق سوال کریں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے قریب ہو جاتا ہوں اور انہیں اپنا چہرہ دکھا دیتا ہوں" (تفسیر سورہ بقرہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ کی تاریخ میں تبدیلی

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان جو یکم مئی کو ہونا تھا اس کی تاریخ اب بڑھا کر ۲۹ مئی کر دی گئی ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیوں کو اس امتحان میں شریک کریں۔ امتحان کا نصاب مندرجہ ذیل ہوگا:-

بڑے گروپ کے لئے:- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

چھوٹے گروپ کے لئے:- "کامیابی کی راہیں" تیسرا حصہ۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات کے لئے ضروری اعلان

امید ہے کہ تمام لجنات نے ماہ رواں میں اپنے اپنے ہاں اصلاح وارشاد کے جلسے منعقد کئے ہوں گے۔ اور اس میں لٹریچر تقسیم کیا ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے ابھی تک کسی لجنہ کا جلسہ نہیں ہوا تو اب بلاتاخیر جلسہ کریں اور اس کی رپورٹ دس مئی تک مرکز میں پہنچا دیں۔ (سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقف عارضی کے لئے جلد آگے بڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ احباب اپنے اوقات میں سے دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک وقف کریں تا انہیں مختلف مقامات پر تربیت اور اصلاح وارشاد کے سلسلہ میں متعین کیا جائے۔ ایسے احباب کو اس کارِ خیر کا بہت ثواب ہوگا وہ اپنے خرچ پر نظام سلسلہ کی ہدایت کے ماتحت یہ وقت گزاریں گے۔

اس سکیم پر یکم مئی ۱۹۶۶ء سے کام شروع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ احباب کو چاہیئے کہ اس نیک تحریک میں جلد جلد آگے بڑھیں اور زیادہ سے زیادہ وقت وقف کریں۔ ایسی تمام اطلاعات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں براہ راست ارسال کی جائیں۔ دوران سال جب بھی آپ وقت دے سکتے ہوں اس کی اطلاع فوراً بھجوا دیں تا جلد پروگرام مرتب ہو سکے۔

ابوالعطاء جالندھری
(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

وقف جدید کے وعدوں کے متعلق ضروری گزارش

بعض جماعتوں نے سال رواں کے وعدہ جات اب تک ارسال نہیں فرمائے مقامی عہدیداروں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ جن جماعتوں یا افراد نے اب تک وعدے ارسال نہیں کئے ان سے وعدے لے کر حسب قدر جلد ممکن ہو سکے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزا

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴